الجزائر: انتخابات اور بعد

عبدالغفار عزیز

۵ جون کو ہونے والے انتخابات کی اصل اہمیت یہی تھی کہ یہ الجزائر میں ہو رہے تھے، لیکن ۱۹۹۲ اور ۱۹۹۷ کے انتخابات میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ اس وقت الجزائری عوام کو آزاد اور پرامن ماحول میں حق رائے دہی کا موقع دیا گیا تھا اور عوام کی ۸۰ فی صد اکثریت نے "جبہۃ الانقاذ الاسلامی" یعنی اسلامی فرنٹ (FIS) کو اپنا نجات دہندہ قرار دیا تھا۔ پانچ سال تک الجزائری عوام کو اس "جرم" کی سزا دینے کے بعد، ۹۷ کے انتخابات میں نہ آزاد ماحول تھا، نہ جان کا تحفظ تھا، اور نہ عوام کے حقیقی نمایندے میدان میں رہنے دیے گئے تھے۔ اسلامی فرنٹ کی مرکزی قیادت عباسی مدنی، علی بلحاج اور عبدالقادر حشانی سمیت ہزاروں کارکنان ۹۲ سے لے کر اب تک پس دیوار زنداں ہیں، ان کے منتخب ارکان کی اکثریت ملک بدر ہے، کارکنان کی ایک بڑی تعداد شہید کر دی گئی ہے یا لاپتہ ہے اور اسلامی فرنٹ پر قانوناً پابندی لگادی گئی ہے۔ ظاہر ہے ان حالات میں جو انتخابی عمل ہو گا وہ عوام کے نمایندے منتخب کرنے کے لیے نہیں، عالمی پشت پناہی، میڈیا اور حکومتی وسائل کی مدد سے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ہو گا۔

۹۲ کے فوجی ڈاکے سے لے کر اب تک الجزائری عوام جس عذاب میں مبتلا ہیں اس کی اندوہناک بازگشت آئے دن میڈیا پر سنائی دیتی رہتی ہے۔ ۲۰ قتل، ۲۵ ذبح، ۱۰۰ گرفتار...... ہر روز کوئی نہ کوئی بڑا واقعہ یک کالمی، چھوٹی سی خبر میں چھپانے کی کوشش اخبارات کا معمول بن گیا ہے۔ اخبارات اور عالم اسلام کو یہ معلوم کرنے کی فکر ہونی چاہیے کہ آئے دن بیسیوں مسلمان کیوں لاشوں میں بدل دیے جاتے ہیں۔ کیوں اب تک ۶۰ ہزار کے قریب انسان بیرونی قوتوں کی بھڑکائی گئی آگ کا شکار ہو چکے ہیں؟ قتل ہونے والوں کی اکثریت کیوں اسلامی فرنٹ کے کارکنان کی ہوتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ پورے الجزائر کو میدان جنگ میں بدل دینے، جگہ جگہ ٹینکوں، بکتربند گاڑیوں اور مسلح سپاہیوں کے پہرے کے باوجود قاتل نہایت اطمینان سے آتے ہیں اور انسانوں کو ذبح کرنے کے بعد اسی اطمینان سے واپس چلے جاتے ہیں۔ اور مقتولین کے وارثوں ہی کو اپنے پیاروں کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا جاتا ہے!

یہ واقعات اتنے تسلسل، بے رحمی اور بے شرمی سے ہوئے کہ اسلام دشمن مغربی پریس بھی ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ٹیکساس یونیورسٹی کے ماہر امور مشرق وسطی کلیمنٹ ہنری اعتراف کرتے ہیں کہ "مجھے یقین ہے کہ اس دہشت گردی کے متعدد واقعات اس طور انجام دیے گئے کہ وہ اسلامی گروپوں کی کارروائی محسوس ہو، حالانکہ یہ کارروائیاں ملکی ایجنسیوں کی کارگزاری ہوتی تھیں"۔ (نیوز ویک، ۱۶ جون)

اس قتل عام کے دوسرے مکروہ مقاصد کے علاوہ ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ اس کا الزام اسلامی فرنٹ کے سر تھوپ کر اسے بدنام کر دیا جائے، اور اسے الجزائر کی ساری بدحالی کا اصل مجرم قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف یہ کوشش بھی کی گئی کہ اسلامی فرنٹ یا اس کے بہی خواہوں کی طرف سے ملک میں ملی یک جہتی پیدا کرنے کی ہر کوشش ناکام بناتے ہوئے عوام کو ایسے یک طرفہ ڈراموں میں الجھا دیا جائے کہ اسلامی فرنٹ تنہا نظر آئے اور ملک میں ایک ایسا نیا سیاسی نقشہ تشکیل پا جائے جس میں فرنٹ نام کی کوئی چیز نہ ہو اور فرنٹ کی قیادت بھی اس یقین سے "دوچار" ہو جائے کہ الجزائر کی گاڑی اس سے چھوٹ گئی!

اس حکمت عملی کے تحت عام انتخابات کے نظام پر بحث چھیڑی گئی اور عام انتخابات اس انداز سے منعقد کروائے گئے کہ کسی اسلامی گروپ کی کامیابی کا خدشہ باقی نہ رہے۔ یہ احتیاط بھی کی گئی کہ انتخابات سے پہلے سیاسی پارٹیوں پر یہ قانونی پابندی عائد کر دی گئی کہ وہ اپنے نام کے ساتھ "اسلام" یا "اسلامی" طرح کا کوئی لفظ نہیں لگا سکتے۔ اسلامی فرنٹ تو پہلے ہی الیکشن سے باہر تھا اور اس سارے ڈھونگ کو مسترد کر رہا تھا، دوسری اسلامی تحریکوں مثلاً "تحریک اسلامی معاشرہ" نے اپنا نام "تحریک پرامن معاشرہ" (حماس) رکھ لیا۔ اسی طرح تحریک نہضت اسلامی نے اپنا نام صرف "تحریک نہضت" کر دیا۔

اس "احتیاطی تدبیر" کے علاوہ یہ تبدیلی بھی کی گئی کہ پولیس اور فوج کے لیے ان کے سنٹروں اور بیرکوں میں بنائے گئے انتخابی مراکز اور بدو قبیلوں کے لیے بنائے گئے گشتی انتخابی مراکز کی تعداد میں "قابل اطمینان" اضافہ کر لیا گیا۔ کیونکہ ان انتخابی مراکز میں پولنگ اور گنتی میں جھرلو کا تماشا دکھانا زیادہ آسان تھا۔ سیٹوں کی تعداد اور انتخابی حلقوں کی تشکیل نو کے ضمن میں بھی ہر طرح اپنی "تسلی" کی گئی اور پھر انتخابات کا "عظیم و تاریخی کارنامہ" انجام دے دیا گیا کیونکہ الجزائر ایک "جمہوری ملک" بن چکا ہے۔ جہاں کے عوام اپنی مرضی کی حکومت منتخب کرنے میں "آزاد" ہیں۔

ان انتخابات کے نتائج یہ رہے: کل نشستیں ۳۸۰، صدر کی پارٹی نیشنل ڈیمو کریٹک ریلی: ۱۵۵، تحریک پرامن معاشرہ (حماس): ۶۹، ۴ آزاد شامل ہونے سے، ۷۳۔ نیشنل لبریشن فرنٹ: ۶۴، تحریک نہضت: ۳۴، باقی مختلف پارٹیاں: ۵۸

ان نتائج سے یہ اہم حقیقت سامنے آتی ہے اور اس پر عالمی مبصرین نے حیرت کا اظہار بھی کیا ہے، کہ اگرچہ حکومت نے ساری "احتیاطی تدابیر" اختیار کیں، اسلامی فرنٹ کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا لیکن پھر بھی اسلام کی شناخت رکھنے والی پارٹیوں کو ۱۰۷ نشستیں حاصل ہو گئیں۔ ان پارٹیوں کو صرف اس لیے انتخابات میں شرکت کی اجازت دی تھی تاکہ مسلم دنیا کو دکھا سکیں کہ انتخابات منصفانہ تھے، ہم نے اسلامی پارٹیوں کو بھی الیکشن کا موقع دیا لیکن عوام نے ہی انھیں مسترد کر دیا (واضح رہے کہ ۹۲ کے الیکشن میں "حماس" کو

صرف پانچ نشستیں ملی تھیں اس لیے اس سے حکمرانوں کو یہ خطرہ نہیں تھا کہ وہ اسلامی فرنٹ کی طرح بھاری اکثریت حاصل کر سکے گی) لیکن یہ کیا ہوا کہ غیر خطرناک پارٹیاں بھی اتنی نشستیں لے گئیں۔

ان ۱۰۷ نشستوں کی یہی توجیہ کی جا سکتی ہے کہ تمام گرفتاریوں، قتل عام، الزامات اور پراپیگنڈے کے باوجود، اسلام اور اسلامی پارٹیوں سے الجزائری عوام کی محبت و تائید ختم نہیں کی جا سکی۔ اب بھی اگر اسلامی فرنٹ کو موقع دیا جاتا یا الیکشن منصفانہ ہوتے تو پارلیمنٹ میں اسلام پسند ہی بھاری اکثریت حاصل کرتے۔ ایک اور اہم حقیقت یہ بھی سامنے آئی ہے کہ انتخابات کے تمام تر دھوم دھڑکے کے باوجود اسلامی فرنٹ کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ "کوئی فیصلہ، کوئی مذاکرات، کوئی جمہوریت، کوئی امن و سلامتی فرنٹ کے قائدین عباسی مدنی اور علی بلحاج کو قومی دھارے میں شامل کیے بغیر ممکن نہیں ہے"۔ (نیوز ویک، ۱۶ جون ۹۷)

اسلامی فرنٹ کی قیادت کا یہ دو ٹوک اور واضح پیغام الجزائری عوام کے اس خدشے کو زبان دے رہا ہے کہ "الیکشن کا نتیجہ جو بھی ہو، ملک میں قتل و غارت جاری رہے گا" کیونکہ اسلامی فرنٹ ابھی تک لوگوں کے دلوں میں ہے، اور اسے عوام کے دلوں سے نکالنے کے لیے حکومت مزید قتل عام، دھماکے، گرفتاریاں اور خون ریزی جاری رکھے گی۔ الیکشن کے نتائج کو ابھی دو روز بھی نہیں گزرے کہ دارالحکومت سے ۲۵ کلومیٹر دور "برج البحریہ" میں ایک بم دھماکے نے پورا علاقہ دہلا دیا۔

جہاں تک حالیہ الیکشن کی ساکھ کا تعلق ہے تو اس پہ ایک الجزائری تاجر کا یہی تبصرہ کافی ہے کہ "اگر حکومت کو الیکشن کے نتائج کا پہلے سے پتا نہ ہوتا تو وہ کبھی یہ الیکشن نہ کرواتی"۔ خود اقوام متحدہ کی طرف سے الیکشن کی نگرانی کے لیے آئی ہوئی ٹیم نے اپنی رائے کے اظہار کے لیے جو پریس کانفرنس بلائی تھی، وہ عین موقعے پر یہ کہہ کر منسوخ کر دی کہ "انتخابات کے منصفانہ ہونے کا فیصلہ ہم الجزائری عوام پر چھوڑتے ہیں"۔ بعد میں اس ٹیم کے ایک رکن نے اپنا نام خفیہ رہنے کی شرط پر بتایا کہ دیہی علاقوں میں ہونے والی پولنگ کے متعلق ہمیں متعدد اعتراضات ہیں۔ واضح رہے کہ حکومتی اعلان کے مطابق دور دراز علاقوں میں پولنگ ۱۰۰ فی صد رہی۔ اسی کمیٹی کے ایک اور رکن نے کہا کہ "ہماری ٹیم کو فوجی بیرکوں اور پولیس تھانوں میں بنے انتخابی مراکز اور گشتی مراکز کی پولنگ دیکھنے کا موقع نہیں دیا گیا"۔

اب الیکشن کے بعد صدر زروال نے حالیہ وزیراعظم یحییٰ ہی کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔ واضح رہے کہ نئے قوانین کے مطابق وزیراعظم کا تقرر منتخب ارکان میں سے یا ان کے ذریعے نہیں، صدارتی فرمان کے مطابق ہو گا۔ دونوں اسلام پسند پارٹیوں: حماس جس کے قائد شیخ محفوظ نحناح ہیں اور تحریک نہضت جس کے قائد شیخ عبداللہ جاب اللہ ہیں، نے ابھی تک اپنے کردار کا اعلان نہیں کیا۔ اگر دونوں مل کر اپوزیشن کا کردار سنبھال لیں تو حکومت کے لیے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن امکان یہ ہے کہ اسلامی فرنٹ سے اختلافات کے باعث دونوں پارٹیاں یا کم از کم محفوظ نحناح کی پارٹی حکومت کے ساتھ اتحاد یا سمجھوتہ کر لے گی۔